Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پیر

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۹۵ھ ۔ ۱۷ نبوت ۱۳۵۴ ہش ۔ ۱۷ نومبر ۱۹۷۵ء | نمبر ۲۶۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۷ نبوت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ہر لمحہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت سانس کی تکلیف کی وجہ سے بہت ناساز ہے ۔ کمزوری اور نقاہت بہت ہے ۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل صحت عطا فرمائے اور تا دیر سلامت رکھے ۔ آمین

مکرم کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب پنشنر فالج کی بیماری کی وجہ سے بیمار ہیں اور کمزور ہو گئے ہیں ۔ احبابِ جماعت ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ۔

زمیندار / مزارع اصحاب

لازمی چندہ جات کی ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں ۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مومن کا کام یہ ہے کہ وہ ہمیشہ دعا میں لگا رہے

ایسے استقلال اور صبر کے ساتھ دعا کرو کہ اس کو کمال کے درجہ تک پہنچا دو

"یاد رکھو دعا جیسی کوئی چیز نہیں ہے اس لئے مومن کا کام ہے کہ ہمیشہ دعا میں لگا رہے اور اس استقلال اور صبر کے ساتھ دعا کرے کہ اس کو کمال کے درجہ تک پہنچا دے ۔ اپنی طرف سے کوئی کمی اور دقیقہ فروگزاشت نہ کرے اور اس بات کی بھی پرواہ نہ کرے کہ اس کا نتیجہ کیا ہو گا بلکہ ؎

گر نباشد بدوست راہ بُردن
شرطِ عشق است در طلب مُردن

جب انسان اس حد تک دعا کو پہنچاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اس دعا کا جواب دیتا ہے جیسا کہ اس نے وعدہ فرمایا ہے ادعونی استجب لکم یعنی تم مجھے پکارو میں تمہیں جواب دوں گا اور تمہاری دعا قبول کروں گا حقیقت میں دعا کرنا بڑا ہی مشکل ہے ۔ جب تک انسان پورے صدق و وفا کے ساتھ اور صبر اور استقلال سے دعا میں لگا نہ رہے تو کچھ فائدہ نہیں ہوتا ۔ بہت سے لوگ اس قسم کے ہوتے ہیں جو دعا کرتے ہیں مگر بڑی بیدلی اور عجلت سے ۔ چاہتے ہیں کہ ایک ہی دن میں ان کی دعا مثمر بہ ثمرات ہو جاوے حالانکہ یہ امر سنت اللہ کے خلاف ہے ۔ اس نے ہر کام کے لئے اوقات مقرر فرمائے ہیں اور جس قدر کام دنیا میں ہو رہے ہیں وہ تدریجی ہیں ۔ اگرچہ وہ قادر ہے کہ ایک طرفۃ العین میں جو چاہے کر دے اور ایک کُن سے سب کچھ ہو جاتا ہے مگر دنیا میں اس نے اپنا یہی قانون رکھا ہے اس لئے دعا کرتے وقت آدمی کو اس کے نتیجہ کے ظاہر ہونے کے لئے گھبرانا نہیں چاہیئے ۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۵-۶)

مجلس افتاء کے اراکین کی تجدید

آئندہ کے لئے (تا ۳۰ نبوت ۱۳۵۵ ہش / ۳۰ نومبر ۱۹۷۶ء) مجلس افتاء کے مندرجہ ذیل اراکین ہوں گے :-

۱ ۔ شیخ محمد احمد صاحب مظہر
۲ ۔ مرزا مبارک احمد صاحب
۳ ۔ مولوی ابو العطاء صاحب
۴ ۔ قاضی محمد نذیر صاحب
۵ ۔ ملک سیف الرحمٰن صاحب
۶ ۔ مرزا طاہر احمد صاحب
۷ ۔ مولوی غلام باری صاحب سیف
۸ ۔ مرزا عبد الحق صاحب
۹ ۔ مولوی دوست محمد صاحب
۱۰ ۔ مولوی عبد المالک خان صاحب
۱۱ ۔ مرزا خورشید احمد صاحب
۱۲ ۔ ملک مبارک احمد صاحب
۱۳ ۔ مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی
۱۴ ۔ میاں عبد السمیع صاحب نون
۱۵ ۔ مولوی نذیر احمد صاحب مبشر
۱۶ ۔ مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب
۱۷ ۔ مرزا انس احمد صاحب (ووٹ کے بغیر ممبر)

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل اس مجلس کے اعزازی رکن ہوں گے :-

(۱) چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب (۲) ڈاکٹر عبد السلام صاحب لنڈن (۳) سید منیر الحصنی صاحب دمشق (۴) عبد الوہاب صاحب مغربی افریقہ (۵) رشید احمد صاحب امریکہ (۶) کرم الٰہی صاحب مشرقی افریقہ ۔ (۸) مولوی عبد الواحد صاحب انڈونیشیا ۔

اس مجلس کے صدر شیخ محمد احمد صاحب مظہر اور سیکرٹری ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ ہوں گے ۔ انکے علاوہ مجلس کو یہ بھی اختیار ہو گا کہ وہ دوسرے ممالک کے صاحب علم احمدیوں کو مجلس کا اعزازی ممبر بنانے کے لئے میرے پاس سفارش کرے ۔

(دستخط) مرزا ناصر احمد
(مہر) خلیفۃ المسیح الثالث

پبلشر مسعود احمد ۔ پرنٹر سید عبد الحی ۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ نبوت ۱۳۵۴ ہش
۱۷ نومبر ۱۹۷۵ء

اسلامی تہذیب کا قیام اور احمدی نوجوانوں کا فرض

۱۵ نومبر کے شمارہ میں ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی رُو سے اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اِس زمانہ میں مغربی تہذیب کو مٹانے اور اس کی بجائے مغرب ہی نہیں بلکہ دنیا بھر میں اسلامی تہذیب کو قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ مغربی تہذیب سراسر ایک مادی تہذیب ہونے کی وجہ سے اباحتی زندگی کی آئینہ دار ہے جبکہ اسلامی تہذیب کی بنیاد از اوّل تا آخر رُوحانی اقدار پر ہے اور یہ دنیا میں امن، صلح و آشتی اور نیکوکاری پھیلانے اور اسے دوام بخشنے کی ضامن ہے۔

اللہ تعالیٰ جس چیز کا ارادہ کرلے اسے وہ پورا کرکے رہتا ہے کیونکہ اسے ہر قدرت اور طاقت حاصل ہے۔ دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت بھی اس کے ارادہ کے پورا ہونے میں حائل نہیں ہوسکتی۔ اُس کا کسی امر کا ارادہ کرنا ہی اُس امر کے حتمی طور پر پُورا ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ سو اِس میں ذرا کلام نہیں کہ اب مغربی تہذیب مٹ کر اور اس کی جگہ اسلامی تہذیب قائم ہو کر رہے گی۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ مغربی تہذیب نہ مٹے اور اسلامی تہذیب اس کی جگہ نہ لے۔ مغربی تہذیب کی موت کی گھڑی آ پہنچی ہے وہ روز بروز قریب سے قریب تر ہوتی جارہی ہے۔ اب اس کو مٹنے اور کالعدم ہونے سے کوئی بچا نہیں سکتا۔ تاہم اِس میں احمدی نوجوانوں پر جنہیں اللہ تعالیٰ نے اسلام کو دُنیا میں غالب کرنے کے لئے منتخب فرمایا ہے ایک نہایت اہم ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور فی الوقت ہم اس ذمہ داری کو کمال مستعدی کے ساتھ ادا کرنے کی اہمیت پر ہی روشنی ڈالنا چاہتے ہیں۔

جہاں تک اِس ذمہ داری کو ادا کرنے کا تعلق ہے احمدی نوجوانوں کے لئے دو نہایت ہی اہم فرائض کو کمالِ تعہد کے ساتھ ادا کرنا از بس ضروری ہے۔ ان میں سے پہلا بنیادی فرض یہ ہے کہ وہ مغربی تہذیب کا سرے سے کوئی اثر قبول نہ کریں۔ جہاں تک مغربی تہذیب سے متاثر ہونے کے امکان کا تعلق ہے وہ اپنے آپ کو سنگ یا آہنگ ثابت کرکے اس امکان کو ہی کالعدم کرکے رکھ دیں۔ کیونکہ اگر وہ خدا نخواستہ خود ہی مغربی تہذیب کی رَو میں بہہ گئے تو پھر وہ اسلام کو دُنیا میں پھیلانے اور اِس طرح اسلامی تہذیب کے قیام کی راہ ہموار کرنے کی سعادت سے محروم ہو کر رہ جائیں گے اور خدا تعالیٰ کسی اور قوم کو آگے لاکر اُسے اِس سعادت سے بہرہ ور کر دکھائے گا۔ دُوسرا بنیادی فرض احمدی نوجوانوں کا یہ ہے کہ وہ اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اسلامی تہذیب کو اِس درجہ اپنائیں کہ انکا اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، سونا جاگنا الغرض ہر حرکت و سکون اسلامی تہذیب کی آئینہ دار نظر آنے لگے۔ جہاں مغربی تہذیب کا اثر قبول نہ کرنے کے لحاظ سے ان کا سنگ یا آہنگ ہونا ضروری ہے وہاں اسلامی تہذیب کا اثر قبول کرنے کے لحاظ سے ضروری ہے کہ وہ موم کی طرح نرم بن جائیں اور اسلامی تہذیب کے سانچے میں ڈھلتے چلے جائیں حتیٰ کہ اسلام کی پوری تصویر ان کے وجودوں میں نمودار ہو کر دُوسری اقوام کو اپنی طرف متوجہ کرتی اور کھینچتی چلی جائے۔ ان کے اِن فرائض کی طرف سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہایت پُر زور و پُراثر الفاظ میں توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ ہم اپنی اِن معروضات کو حضور رضؓ کے ایک نہایت اہم ارشاد پر ہی ختم کرتے ہیں۔ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"آج دجالی فتنہ جس رنگ میں دُنیا پر غالب ہے اس کی وجہ سے کوئی چیز بھی اسلام کی باقی نہیں رہی۔ نہ اس کے تمدنی احکام قائم ہیں، نہ سیاسی احکام قائم ہیں، نہ اقتصادی احکام قائم ہیں اور نہ شخصی احکام قائم ہیں۔ ہر چیز میں آج تبدیلی کردی گئی ہے۔ پس جب تک اسے مٹانے کے لئے ہمارے اندر دیوانگی نہ ہوگی، جب تک ہمیں اِس تہذیبِ مغربی سے بغض نہ ہوگا اتنا بغض کہ اس سے بڑھ کر ہمیں کسی اور چیز سے بغض نہ ہو اُس وقت تک ہم کبھی کامیاب نہیں ہوسکتے۔ ہم میں سے جو شخص مغربی تہذیب کا دلدادہ ہے وہ رُوحانی میدان کا اہل نہیں۔ جس تہذیب نے ہمارے مقدس آقا (صلے اللہ علیہ وسلم) کی تصویر کو دُنیا کے سامنے بھیانک رنگ میں پیش کیا ہے، جس تہذیب نے اسلامی تمدن کی شکل کو بدل دیا ہے جب تک اس کی ایک ایک اینٹ کو ہم ریزہ ریزہ نہ کردیں کبھی چین اور اطمینان کی نیند نہیں سوسکتے۔ وہ لوگ جو یورپ کی نقالی کرتے اور مغربیت کی رَو میں بہتے چلے جاتے ہیں وہ کبھی کامیاب نہیں ہوسکتے۔ ہمارے تن بدن میں تو ان کی ایک ایک چیز کو دیکھ کر آگ لگ جانی چاہیئے۔ کیونکہ اسلام اور مغربیت ایک جگہ جمع نہیں ہوسکتے۔ یا اسلامی ثقافت زندہ رہے گی یا مغربیت زندہ رہے گی۔ دونوں کی بنیادیں متضاد اصول پر ہیں اور ان کا ایک ہی جگہ جمع ہونا ناممکن ہے۔ مغربیت کی بنیاد ساری کی ساری دُنیاوی لذّات اور عیش پرستی پر ہے اور اسلام کی بنیاد کلّی طور پر اللہ تعالیٰ کی رضامندی، روحانیت اور اخلاق کی درستی پر ہے اس لئے ان دونوں کا اجتماع ناممکن ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صفحہ ۱۱۰)

سب کے خدمت گذار ہیں ہم لوگ!

نازشِ صد بہار ہیں ہم لوگ! — گلشنوں کا نکھار ہیں ہم لوگ
ہم سے پُوچھو جمالِ یار کا رنگ — پرتوِ حُسنِ یار ہیں ہم لوگ
لاکھ غم کا شکار ہوں پھر بھی — خندہ رُو نغمہ بار ہیں ہم لوگ
مُشکلیں سب سہیں بصبر و رضا — کُشتۂ روزگار ہیں ہم لوگ
راست گوئی ہمارا مسلک ہے — حق طلب، حق شعار ہیں ہم لوگ

آ کے دیکھو تو اے جہاں والو
ہمہ تن خاکسار ہیں ہم لوگ

جاں نثارانِ ملک و ملّت ہیں — افتخارِ دیار ہیں ہم لوگ
سیّد الخلق شاہِ بطحاؐ کے — گلستاں کے ثمار ہیں ہم لوگ
کوئی شرقی ہو یا کہ ہو غربی — سب کے خدمت گذار ہیں ہم لوگ
کچھ نہیں خواہشِ جزا بھی ہمیں — صرف سجدہ گذار ہیں ہم لوگ
جس کو اِسلام سے محبّت ہے — اُس کے دل کا قرار ہیں ہم لوگ
عصرِ حاضر کے ہر بشر کے لئے — عافیت کا حصار ہیں ہم لوگ

فخر ہے گر ہمیں تو بس یہ ہے
حق کے آئینہ دار ہیں ہم لوگ

آزمالے وہ جس کا جی چاہے — ہمہ تن لطف و پیار ہیں ہم لوگ

خاتم الانبیاءؐ ہے جس کا لقب
اس پہ ہردم نثار ہیں ہم لوگ

(محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ و فیجی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کینیا میں تبلیغ اسلام

زراعتی میلے اور تبلیغی سٹال

(مکرم بشیر احمد صاحب اختر مبلغ سلسلہ مقیم ممباسہ)

کینیا میں "ایگریکلچرل سوسائٹی آف کینیا" (A.S.K) کے نام سے ایک سوسائٹی قائم ہے جس کے زیرِ انتظام ملک کے مختلف شہروں میں مختلف اوقات میں ہر سال زرعی میلے لگتے ہیں جن میں ہزارہا لوگ شامل ہوتے ہیں بیرونی فرمیں اور کمپنیاں بھی سٹال لگاتی اور اپنی مصنوعات کی نمائش کرتی ہیں۔ نیروبی جو ملک کا دارالحکومت ہے میں یہ میلہ بہت وسیع پیمانے پر ہوتا ہے۔ جہاں مختلف ممالک کے سفارت خانے بھی اپنے سٹال لگاتے ہیں

ایسے مواقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہمارا مشن کئی سالوں سے ان میلوں میں تبلیغی سٹال لگا رہا ہے جو اشاعت اسلام اور احمدیت کے نقطہ نظر سے بہت مفید ثابت ہوتے ہیں۔ بہت تھوڑے وقت میں ہزارہا لوگوں تک پیغام حق پہنچایا جاتا ہے۔ اس مقصد کے لیے مشن نے بعض بورڈ تیار کیے ہوئے ہیں جن پر مختلف ممالک میں اشاعت و تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی مساعی کو تصویری زبان میں دکھایا گیا ہے۔ ایک بورڈ جو خصوصاً علماء کی کشش کا باعث بنتا ہے وہ ہے جس میں جرمن سائنسدانوں کی "کفن مسیح" کے بارہ میں تحقیق کو پیش کر کے ثابت کیا گیا ہے کہ

"حضرت مسیح علیہ السلام
صلیب پر فوت نہیں ہوئے"

اور ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحقیق بھی پیش کی گئی ہے کہ

حضرت مسیح علیہ السلام
کشمیر میں فوت ہوئے۔

یہ بورڈ لوگوں کی توجہ کا مرکز ہوتا ہے اس کی وجہ سے بعض اوقات ایک ایک گھنٹہ لمبی گفتگو جاری رہتی ہے۔ علاوہ ازیں جماعت احمدیہ کی طرف سے مختلف زبانوں میں کئے گئے۔ قرآن مجید کے تراجم دکھائے جاتے ہیں یہ خصوصاً مسلمانوں کی کشش کا باعث ہوتے ہیں۔ اس سال ایک نئے ترجمہ کا اضافہ ہوا ہے وہ ہے ووگنڈا کی زبان قبل ازیں جماعت نے مشرقی افریقہ کی کثرت سے بولی جانیوالی زبان سواحیلی قرآن کریم کا ترجمہ شائع کیا ہے۔ پھر مختلف زبانوں میں اسلام کے متعلق جماعت احمدیہ کا شائع کردہ لٹریچر رکھا جاتا ہے۔ میلہ شروع ہونے سے کئی دن پہلے سٹال کی تیاری کی جاتی ہے اور اسے مزین کیا جاتا ہے۔

ایلڈوریٹ شو

اس سال (۱۹۷۵ء) کا پہلا میلہ ایلڈوریٹ شہر میں ماہ فروری میں لگا جس کا افتتاح ملک کے وائس پریذیڈنٹ نے کیا۔ یہ کئی سالوں سے تبلیغی سٹال لگایا جاتا ہے۔ مکرم عبدالحفیظ صاحب کھوکھر جو مغربی صوبہ کے مبلغ ہیں کسمولا سے وہاں گئے دو دنوں میں سینکڑوں لوگ ہمارے سٹال پر آئے اور اسلام کے بارہ میں معلومات حاصل کیں ان کو اخبارات اور پمفلٹ سواحیلی اور انگریزی زبان میں دئے گئے۔ ۱۰۰ شلنگ سے زائد کا لٹریچر فروخت ہوا۔

کسموں

کسمولا کا زرعی میلہ ماہ جولائی کے پہلے ہفتے میں منعقد ہوا۔ مکرم کھوکھر صاحب کے ساتھ مکرم مولوی محمد عیسےٰ صاحب جو آجکل مغربی صوبہ میں بطور مبلغ متعین ہیں نے بھی سٹال میں کام کیا۔ بعض مقامی معلمین بھی

. . . .

. . . . مبلغین کا ہاتھ بٹاتے رہے ۱۵۰ شلنگ کا لٹریچر فروخت ہوا سینکڑوں لوگوں تک پیغام حق پہنچایا گیا۔

ممباسہ

ماہ اگست کے آخر میں ممباسہ میں زرعی میلہ لگا جو چار دن جاری رہا۔ اس کا افتتاح ملک کے پریذیڈنٹ جومو کینیاٹا (JOMO KENYATTA) نے کیا خاکسار کی مدد کے لئے نیروبی سے مکرم مولوی عبدالباسط صاحب تشریف لائے مقامی احمدیوں نے بھی تبلیغ میں ہاتھ بٹایا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء

اس علاقہ میں اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ اس لئے مسلمان کثیر تعداد میں سٹال پر آئے۔ عیسائی اور ہندو اور سکھ بھی آئے۔ ان سب کی اخبار اور پمفلٹوں سے تواضع کی گئی۔ بہائی بھی کئی دفعہ سٹال پر آئے اور گفتگو کی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک ہزار شلنگ سے زائد کا لٹریچر فروخت ہوا۔

نیروبی

اس سال کا سب سے بڑا زرعی میلہ جسے اب عالمی شہرت حاصل ہو گئی ہے ۳۰ ستمبر کو نیروبی میں منعقد ہوا اور ۵ اکتوبر تک جاری رہا۔ اسکا افتتاح بھی کینیا کے صدر نے کیا۔ محترم مولانا [illegible] صاحب انچارج مشن کے علاوہ خاکسار مکرم مولوی عبدالباسط صاحب اور مکرم مولوی عبدالحفیظ صاحب کھوکھر نے بھی سٹال میں کام کیا۔ مقامی دوستوں نے بھی ہاتھ بٹایا۔ جن میں نیروبی جماعت کے پریذیڈنٹ مکرم عثمانی گاکوریا صاحب (افریقن احمدی) خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آمین

اللہ تعالیٰ کے فضل اور احباب کے تعاون اور دعاؤں سے سٹال بہت کامیاب رہا مختلف مکتبہ ہائے فکر کے لوگ فراواں کی تعداد میں سٹال پر آئے متعدد سے تبلیغی گفتگو ہوئی۔ ان کو پمفلٹ اور اخبارات دیئے گئے گیارہ سو شلنگ سے زائد کا لٹریچر فروخت ہوا یہ بات قابل ذکر ہے کہ ان خریدنے والوں میں اکثریت عیسائیوں کی تھی

"شو سے فیلڈ سوسائٹی" کی طرف سے ایک تعارفی کتاب شائع کی جاتی ہے جس میں سٹال لگانے والی فرموں اور کمپنیوں کا ذکر ہوتا ہے ہمارے مشن کی طرف سے ایک تعارفی نوٹ بھجوایا گیا جو جلی حروف سے اس میں شائع کیا گیا ہے

آخر میں احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر تبلیغی سعی کو قبول فرمائے اور اسکے اچھے نتائج پیدا کرے۔

نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم کے تحت

کبالہ (سیرالیون) میں ایک اور سیکنڈری سکول کا افتتاح

(مرسلہ سیکرٹری صاحب مجلس نصرت جہاں ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری کردہ مبارک سکیم مجلس نصرت جہاں لیپ فارورڈ پروگرام کے ماتحت سیرالیون میں قبل ازیں چار سیکنڈری سکولز کامیابی سے چل رہے ہیں۔ اب سیرالیون کے شمالی علاقہ میں کبالہ کے مقام پر ایک مزید سیکنڈری سکول شروع کیا گیا ہے۔ مکرم محمد امین صاحب چیمہ بی اے مبلغ سلسلہ جو عارضی طور پر پرنسپل کے فرائض بجا لا رہے ہیں نے سکول کے افتتاح کے متعلق جو رپورٹ ارسال کی ہے وہ درج ذیل کرتے ہوئے اس سکول کی کامیابی کے لئے قارئین الفضل سے دعا کی درخواست ہے۔

"خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ ۵ ستمبر کو دعاؤں کے ساتھ افتتاح کیا گیا اس موقع پر بزرگان شہر اور بعض مقتدر ہستیوں کو بھی مدعو کیا گیا صدارت کے فرائض شہر کے مشہور لیڈر پا (الماسی الفا پا) چیف فولا تیبلا نے انجام دئے۔

اس مجلس میں خاکسار نے ضرورت تعلیم پر ایک مختصر تقریر کی۔ اس کے بعد مولوی صفی الرحمٰن صاحب خورشید نے احمدیہ مشن کی مساعی سے روشناس کرایا اور لوگوں سے تعاون کی اپیل کی۔ ہماری تقاریر کے جواب میں افسر ضلع اور بعض دیگر احباب نے تقاریر کیں اور بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔

طلباء کی حاضری کے متعلق عرض ہے کہ اس وقت داخل ہونے والے طلباء کی تعداد ۱۴۰ سے تجاوز کر گئی ہے۔ اور ایک سو سے زیادہ مکمل فیس (سکول) ادا کر چکے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے سکول عوام میں بہت مقبول ہو رہا ہے لوگ اپنے بچے دوسرے عیسائی سکولوں سے نکلوا کر ہمارے سکول میں داخل کروا رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے سکول کے ڈسپلن میں اس وقت کسی قسم کی کمزوری نہیں ہے۔ سکول نہایت اچھی حالت میں ایک اعلیٰ پیمانہ کے سکول کی طرح چل رہا ہے۔ اور باقاعدہ کلاسیں جاری ہیں۔ فٹ بال اور والی بال کی کھیلیں بھی جاری کر دی گئی ہیں اس وقت سکول میں اس عاجز کے علاوہ تین اور اساتذہ پڑھا رہے ہیں اور سکول نے فری

یادرفتگان

مکرم مہاشہ ملک فضل حسین صاحب مرحوم

مکرم ملک محمد صدیق صاحب داتا نگر بادامی باغ لاہور

(۳)

تحریک آزادی کشمیر

کشمیر کی جنگ آزادی کے سلسلہ میں ملک فضل حسین صاحب کی خدمات بھی قابل ذکر ہیں انہوں نے ایک محققانہ کتاب لکھی جس میں اہالیان کشمیر کی زبوں حالی اور تباہی و بربادی کی نشاندہی کر کے مخالفین کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کے ازالہ معترضین کی اپنی تحریریں درج کر کے کیا گیا تھا یہ کتاب جس کا نام "مسلمانان کشمیر اور ڈوگرہ راج" تھا۔ بہت مقبول ہوئی۔ کشمیر کے تمام لیڈروں نے اس کی تعریف میں نوٹ لکھے اور ضروری اقتباسات کا انگریزی میں ترجمہ کر کے گلنسی کمیشن کے سامنے بھی پیش کیا۔

کشمیری لیڈروں نے بھی اس کتاب پر ریویو لکھے اس کتاب کا دوسرا حصہ بھی آپ نے "مسلمانان کشمیر اور ہندو مہاسبھائی" کے نام سے شائع کیا۔ یہ کتاب بھی پہلی کی طرح بہت مقبول ہوئی۔

اچھوتوں کی سیاسی خدمت

راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کے وقت گاندھی جی نے انتہائی کوشش کی کہ اچھوتوں کی نفری کو ہندوؤں میں ضم کر سکیں۔ اور کمیونل ایوارڈ کو خاک میں ملانے کے درپے ہو گئے اور اس غریب سات کروڑ اچھوت برادری کے خود ساختہ لیڈر بن گئے۔ اچھوت لیڈر بھی ان کے مرن برت سے مرعوب ہوئے بغیر نہ رہ سکے اور انہوں نے بھی گاندھی جی کے آگے ہتھیار ڈال دئے تھے مگر ایسے نازک وقت میں بھی مہاشہ فضل حسین صاحب نے اچھوتوں کے متعلق تین نہایت اہم کتابیں۔ "اچھوتوں کی درد بھری کہانیاں"۔ "اچھوتوں کی حالت زار" "اچھوت ادھار اور وید شاستر" لکھ کر اس مظلوم جاتی کی مدد کی اور ان کی آنکھوں سے ہندوؤں کے پرفریب سیاست کا پردہ چاک کر دیا۔ خود اچھوت لیڈر ڈاکٹر امبیدکر نے ان کتابوں سے متاثر ہو کر ایک نجی ملاقات میں مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ مبلغ اسلام سے کہا تھا کہ آپ کی جماعت نے جس طرح اچھوتوں کی مدد کی اور آپ کے دل میں جس طرح ان مظلوموں کا درد ہے یقیناً وہ قابل تعریف ہے اور کہا میں اگر کبھی مسلمان ہوا تو احمدی ہوں گا (تاریخ احمدیت)

"اچھوتوں کی درد بھری کہانیاں" کا انگریزی ترجمہ کروا کر ڈاکٹر امبیدکر نے لنڈن میں پارلیمنٹ کے ممبروں میں تقسیم کروا دیا تھا۔ دوسرے حصہ کا مہاشہ صاحب نے اپنے خرچ پر مکرم صوفی عبد القدیر صاحب نیاز سے انگریزی ترجمہ کروا دیا تھا۔ مگر افسوس کہ وہ تقسیم ملک کے وقت قادیان میں ان کی لائبریری ہی میں رہ گیا اور منظر عام پر نہ آسکا۔ ان کتابوں پر بھی اچھوت لیڈروں نے خراج تحسین پیش کیا اور کثیر اشاعت کا مطالبہ کیا

شاہان اسلام کی رواداریاں

اس معرکۃ الآرا کتاب میں ان غلط فہمیوں کو دور کیا گیا جو ہزاروں کتابوں تقریروں اور مضامین کے ذریعہ پھیلائی گئیں کہ مسلمان بادشاہوں نے اپنی محکوم ہندو رعایا پر ایسے مظالم کئے کہ ان کی نسلیں مسلمانوں سے نہیں مل سکتیں۔ یہ تمام پروپیگنڈہ غلط اور جھوٹ ہے۔ ایسا کبھی نہیں ہوا بلکہ ان کے بزرگ سیاستدانوں کے اقوال اور تحریروں سے ثابت کیا گیا کہ شاہان اسلام نے ہندوؤں سے انتہائی رواداریاں عین اسلامی تعلیمات کے مطابق برتیں یہ کتاب تعلیم یافتہ روشن خیال بے تعصب۔ صلح پسند اور ملک کی حقیقی خدمت کرنے کا جوش رکھنے والے ہندو نوجوانوں کی خدمت میں پیش کی جن کے بزرگوں کی کتابوں اور تحریروں کے اقتباسوں کا یہ مجموعہ ہے اس کتاب پر بھی برصغیر پاک و ہند کے متعدد زعماء نے مصنف کو جی بھر کے خراج تحسین پیش کیا

ستیارتھ پرکاش

ایجی ٹیشن پر تبصرہ

تقسیم سے قبل آریہ سماج نے "ستیارتھ پرکاش" نامی کتاب کو نئے سرے سے شائع کیا جس کے چودھویں باب میں آنحضرت صلعم شان میں انتہائی گستاخی کی گئی۔ اس کتاب پر مسلمانوں نے انتہائی رنج و غم کا اظہار کیا اور ملک میں ایجی ٹیشن برپا ہو گیا بلکہ سندھ کے اس وقت کے گورنر سر غلام حسین ہدایت اللہ نے اس کا داخلہ سندھ میں ممنوع قرار دے دیا تھا۔

مہاشہ صاحب نے اس ایجی ٹیشن پر تبصرہ کرتے ہوئے یہ کتاب لکھی جس کے جواب میں ہندو آریہ سماجیوں نے کہا چونکہ یہ کتاب سوامی دیانند نے لکھی ہے اور ہم ان کو ایک رشی اوتار مانتے ہیں اور کہ رشی اوتار کی کتاب میں تحریف نہیں ہوسکتی اس لئے اس باب کو حذف کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اس پر مہاشہ صاحب نے اس کا دوسرا حصہ "ایک حقیقت کا انکشاف" نامی کتاب لکھی۔ جس میں ثابت کیا گیا کہ یہ کتاب سوامی دیانند نے خود نہیں لکھی بلکہ مختلف پنڈتوں کو بیس بیس پچیس پچیس روپے دے کر لکھوائی تھی۔ جس کے ثبوت میں شہادتوں کا ایک انمول ذخیرہ فراہم کیا گیا۔ اور مصنف نے چیلنج کیا تھا کہ اگر کوئی اس حقیقت کو جھٹلا سکے تو اس کو گرانقدر رقم بطور انعام دی جائے گی۔ اس کی اشاعت سے تو جیسے آریہ سماجیوں کو سانپ سونگھ گیا اور وہ آج تک اس حقیقت کی تردید نہ کر سکے۔ اس کتاب پر بھی مسلم زعماء مذہبی اور سیاسی لیڈروں نے جی بھر کے مصنف کو خراج تحسین پیش کیا۔

تاثرات قادیان

یہ وہ مشہور کتاب ہے جو مصنف نے دسمبر ۱۹۳۸ء میں تالیف کی جس میں ملک کی نامور ہستیوں نے جب بھی وہ کبھی قادیان تشریف لائے اور وہاں جو کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا اپنے تاثرات کے رنگ میں پیش کیا اور کتاب کے شروع میں قادیان کا ابتدائی نقشہ بھی دیا کہ یہ وہ گمنام جگہ تھی جس کو کوئی نہ جانتا تھا۔ مگر حضرت مہدی علیہ السلام کی وجہ سے یہ جگہ ہر خاص و عام کے لئے مرجع خلائق بن گئی یہ ایک دلچسپ معلوماتی کتاب ہے اس کتاب کے بعض حوالہ جات کو اب تک ہمارے احمدی مصنف اور مبلغ اسلام اپنی تحریروں اور تقریروں میں بار بار ذکر کرتے رہتے ہیں

مذہبی کتب:۔ مصنف نے ہوئے سخن ہندوؤں اور عیسائیوں کی طرف بھی پھیر دکھا اور اس میدان میں بھی کسی سے پیچھے نہ رہے۔ ہندو مت کے متعلق ان کا مطالعہ اس قدر وسیع تھا کہ حضرت مصلح موعودؓ فرمایا کرتے تھے کہ مہاشہ صاحب ہندوؤں کے متعلق چلتے پھرتے انسائیکلوپیڈیا ہیں۔ جہاں حوالہ مانگا فوراً نکال کر آگے رکھ دیا۔ مشہور مناظرے جو کہ آریہ سماجیوں اور عیسائیوں کے ساتھ ہوتے رہے ان میں برابر شریک ہوتے تھے اور احمدی مناظر صاحبان کو حوالہ جات نکال نکال کر دیتے تھے

سلطان البیان حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے زندگی بخش اور حقائق و معارف سے لبریز پچاس سالہ خطبات کتابی شکل میں شائع کرنے کی تمنا مدت سے آپ کے دل میں چٹکیاں لے رہی تھی مگر ۱۹۳۹ء میں صرف تین جلدیں شائع کی تھیں کہ شومئی قسمت سے پھر بیمار ہو گئے اور کسی قدر صحت یاب ہونے پر اس مبارک کام کو پھر پایہ تکمیل تک پہنچانے کا عزم کیا اور اس عرصہ میں حضور کے خطبات نکاح، خطبات عیدین منظر عام پر آ چکے ہیں۔

اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے غیر مطبوعہ خطوط بھی اخبارات میں شائع کرواتے رہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے قادیان میں صحابہ حضرت مسیح موعودؑ کی روایات قلمبند کرنے کا کام آپ کو سونپا۔ یہ کام بڑی خوش اسلوبی سے ادا کیا اور سلسلہ کے ریکارڈ میں گرانقدر معلومات کا اضافہ ہوا وفات سے قبل کہا کرتے تھے کہ میرے دماغ میں بہت سے مضامین کے مواد کھول رہے ہیں مگر بینائی ساتھ نہیں دے رہی کمزوری اور بیماری بھی راہ میں حائل ہے ورنہ دل کرتا ہے ان نامکمل مسودات کو اگر زندگی نے تھوڑی سی اور وفا کی تو مکمل کر ہی جاؤں گا افسوس زندگی نے مزید ساتھ نہ دیا اور یہ خواہش پایہ تکمیل تک نہ پہنچا سکے بہرحال اپنے پیچھے کئی نادر کتب اور قیمتی مسودہ جات چھوڑ گئے جو ہمارے پاس قوم کی امانت ہیں

مرحوم آخری سانس تک خلافت حقہ سے وابستہ رہے اور اپنی اولاد کو بھی خلافت اور مرکز سے وابستگی کی تلقین کرتے رہے آپ امام وقت کے شیدائی ان سے والہانہ محبت کرنے والے چندوں کی ادائیگی میں باقاعدگی رکھنے والے نمازوں میں خاص لذت حاصل کرنے والے اور دعاؤں میں گہرا شغف رکھنے والے ملک و ملت کے شیدائی عزیزوں اور غیروں کے ہمدرد۔ ہر ایک کے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والے تھے۔ (باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۳)

مسل نمبر ۲۲۲۵۴

میں خواجہ وجاہت احمد ولد خواجہ افتخار احمد صاحب مرحوم قوم سید پیشہ تجارت عمر ۳۰ سال بیعت ۱۹۷۵ء ساکن کراچی ۱۹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶ ۸/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۔/۱۰۰۰ روپیہ ہے۔

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ خواجہ وجاہت احمد ایم ۳۲۔ الاعظم اسکوائر۔ کراچی ۱۹۔

گواہ شد عبد الحی مصباح الدین احمد وصیت ۲۰۱۸۳ کراچی ۳۔

گواہ شد۔ مبارک احمد شاد وصیت ۱۱۶۷۴ دستگیر کالونی کراچی ۳۸۔

مسل نمبر ۲۲۲۵۵

میں مستری نور حسین ولد محمد عبد اللہ صاحب قوم مغل پیشہ مزدوری عمر ۴۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱ ۹/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ ایک عدد مکان پختہ قیمت اندازاً ۔/۱۰۰۰۰ روپے
۲۔ ایک حویلی جس میں میرا ۱/۳ حصہ ہے کل قیمت اندازاً ۔/۱۵۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۔/۱۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت مزدوری کا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد مستری نور حسین ترگڑی ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد مستری عبد الرشید ولد محمد عبد اللہ صاحب ترگڑی ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد۔ محمد افضل منیر صدر موصیان جماعت احمدیہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۲۲۲۵۶

میں تنویر احمد ناصر ولد محمد نذیر ڈار صاحب۔ قوم ڈار پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن اوسلو۔ ناروے بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲ ۸/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۔/۲۵۰۰ کرونر ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ تنویر احمد ناصر اوسلو۔ ناروے

گواہ شد۔ چوہدری مقصود احمد ورک ولد چوہدری خیر الدین صاحب مرحوم اوسلو۔ ناروے۔

گواہ شد۔ قریشی محمد باسط ولد قریشی محمد صادق صاحب اوسلو۔ ناروے۔

مسل نمبر ۲۲۲۵۷

میں نیازی ایم۔ اے ولد عبد الرحمن خان صاحب نیازی قوم نیازی پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال بیعت ۱۹۷۱ء ساکن گوٹن برگ۔ سویڈن۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲ ۷/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۔/۵۰۰ کرونر ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ نیازی ایم۔ اے خان گوٹن برگ سویڈن۔

گواہ شد نصیر الحق ولد ابو المنیر نور الحق صاحب سویڈش مشن۔ گوٹن برگ۔ سویڈن۔

گواہ شد۔ مسعود احمد ولد جی۔ ایم صادق C/O سویڈش مشن۔ گوٹن برگ سویڈن۔

مسل نمبر ۲۲۲۵۸

میں امۃ الحکیم انجم نیازی زوجہ نیازی ایم۔ اے خان صاحب۔ قوم کشمیری۔ پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن گوٹن برگ، سویڈن۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲ ۷/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۔/۷۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۔/۵۰ کرونر ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ امۃ الحکیم انجم نیازی۔ گوٹن برگ سویڈن۔

گواہ شد نصیر الحق ولد ابو المنیر نور الحق صاحب گوٹن برگ، سویڈن۔

گواہ شد مسعود احمد ولد جی۔ ایم صادق صاحب۔ گوٹن برگ۔ سویڈن۔

مسل نمبر ۲۲۲۵۹

میں شکور احمد ولد عبد الحمید صاحب۔ قوم شیخ۔ پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن گوٹن برگ۔ سویڈن۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۶/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۔/۲۰۰۰ کرونر ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد شکور احمد۔ گوٹن برگ، سویڈن۔

گواہ شد۔ مسعود احمد ولد جی۔ ایم صادق صاحب۔ گوٹن برگ، سویڈن۔

گواہ شد۔ نصیر الحق ولد ابو المنیر نور الحق صاحب۔ گوٹن برگ۔ سویڈن۔

مسل نمبر ۲۲۲۶۰

میں بشیر احمد ولد چوہدری غلام حیدر صاحب قوم کانواں جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۳۴ سال پیدائشی احمدی ساکن نصرت آباد فارم۔ ضلع تھرپارکر (سندھ) بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵ ۴/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زرعی زمین ۴۰ ایکڑ ۳۴ گھنٹے۔ موجودہ قیمت ۔/۲۰۷۴۴ روپے۔ اس زمین میں میرا ۱/۳ حصہ ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۔/۲۰۰۰ روپے سالانہ آمد بصورت زمیندارہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ بشیر احمد نصرت آباد فارم۔ ڈاکخانہ فضل بھمبرو ضلع تھرپارکر سندھ

گواہ شد۔ سعید احمد (برادر موصی) ولد غلام حیدر صاحب نصرت آباد فارم۔ ضلع تھرپارکر سندھ۔

گواہ شد۔ لطیف احمد (برادر موصی) ولد غلام حیدر صاحب۔ نصرت آباد فارم۔ ضلع تھرپارکر سندھ۔

مکرم مہاشہ ملک فضل حسین صاحب مرحوم

(بقیہ صفحہ ۴)

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا کرے۔ ان کی وفات سے جو خلا پیدا ہوگیا ہے اس کو پر کرے۔ تمام لواحقین خصوصاً ہماری سوگوار والدہ محترمہ کو صبر جمیل عطا کرے اور ہم کو اپنے والد مرحوم کی دعاؤں اور نیکیوں کا وارث بنائے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے اور اپنے فضلوں سے نوازے اور ہر طرح حامی وناصر ہو۔

آمین!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشاعتِ اسلام کیلئے مالی قربانیوں کی مخلصانہ پیشکش

(۳)

تحریک جدید کے نئے سال کے اعلان کے سلسلہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بصیرت افروز خطبہ پر مخلصین جماعت نے بفضل خدا اپنے عزیز اموال پیش کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ پہلے دو اقساط شائع ہو چکی ہیں تیسری قسط بھی بغرض دعا پیش کی جاتی ہے۔

۱۔ محترمہ سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ	ربوہ	۴۰۰ــــ۰۰
۲۔ " " امۃ الباسط صاحبہ	"	۲۲۳ــــ۰۰
۳۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب	"	۱۵۰۰ــــ۰۰
۴۔ " " مرزا منور احمد صاحب	"	۵۸۴ــــ۰۰
۵۔ " میاں عبدالرحیم احمد صاحب	"	۲۷۰ــــ۰۰
۶۔ مکرم ڈاکٹر محمد زبیر صاحب	کراچی	۴۴ــــ۰۰
۷۔ " چوہدری خورشید احمد صاحب چک ۱۲۶/۱۱-ایل ضلع بہاولنگر		۱۰۰۰ــــ۰۰
۸۔ " ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب	نواب شاہ	۱۰۰۰ــــ۰۰
۹۔ " چوہدری شیر محمد صاحب	وار برٹن	۱۰۳۷ــــ۰۰
۱۰۔ " حاجی بختیار احمد صاحب	پشاور	۱۰۰۰ــــ۰۰
۱۱۔ " حکیم فضل محمد صاحب	پبی ضلع پشاور	۱۰۰۰ــــ۰۰
۱۲۔ " ڈاکٹر میر احمد خان صاحب	" " "	۱۰۰۰ــــ۰۰
۱۳۔ " ڈاکٹر عزیز الدین صاحب	" " "	۱۰۰۰ــــ۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید)

اعلان دار القضاء

۱۔ مکرم امان اللہ صاحب ولد محمد عبداللہ صاحب مرحوم معرفت ملک غلام احمد اینڈ سنز۔ کمیشن ایجنٹس کنری ضلع تھرپارکر سندھ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۲۷/۱۵ واقع محلہ دارالیمن ربوہ برقبہ ایک کنال بحصہ مساوی سلطان احمد صاحب اور والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ پلاٹ مذکورہ بالا میں سے والد صاحب مرحوم کا حصہ زمین میرے نام منتقل کئے جانے پر مرحوم کے درج ذیل وارثان کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ (۱) اقبال بیگم صاحبہ (۲) ثریا بیگم صاحبہ (۳) رضیہ مبارکہ صاحبہ۔ (۴) رضیہ بیگم صاحبہ۔

استدعا ہے کہ پلاٹ ۲۷/۱۵ میں سے والد صاحب مرحوم کا حصہ زمین میرے نام منتقل کئے جانے کا فیصلہ صادر فرما دیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

۲۔ محترمہ بشریٰ لطیفہ بی بی صاحبہ بیوہ محمد علی صاحب مرحوم محلہ دارالنصر غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کی ذاتی امانت ۷۸۵۴/۱۲۰-۳ صدر انجمن احمدیہ میں اس وقت مبلغ -/۱۴۰ روپے موجود ہیں۔

استدعا ہے کہ رقم مذکورہ بالا مجھے ادا کئے جانے کا فیصلہ صادر فرماویں دیگر وارثان مرحوم کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء)

مطالعہ کتب

ماہ نومبر کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب سناتن دھرم مقرر ہے قائدین کرام اس کتاب کا اپنے اپنے خدام سے مطالعہ کرائیں اور مرکز کو مطلع فرمائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مکرم چوہدری مقبول احمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ شیخوپورہ وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ ضلع شیخوپورہ کے نائب امیر اور مجالس انصار اللہ ضلع شیخوپورہ کے ناظم اعلیٰ مکرم چوہدری مقبول احمد صاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ انجینئر ۱۳-۱۴ نومبر (جمعرات و جمعہ) کی درمیانی شب کو بعمر ۶۵ سال اچانک عارضہ قلب کی وجہ سے وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

چوہدری صاحب مرحوم نہایت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ جملہ جماعتی اور دینی کاموں میں امیر ضلع شیخوپورہ مکرم چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ کے دست راست تھے۔ سرکاری ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد خدمت سلسلہ کے لئے اپنے آپ کو وقف کر رکھا تھا۔ مرکز سے جانے والے بزرگوں اور کارکنوں کی بڑے شوق سے مہمان نوازی کرتے تھے۔ آپ حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال رضی اللہ عنہ کے داماد، محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ناظر امور عامہ کے خالہ زاد بھائی اور مکرم باجوہ صاحب کے برادر اصغر مکرم میجر مبارک احمد صاحب باجوہ کے خسر تھے۔ ایک لڑکا اور دو بچیاں آپ کی یادگار ہیں جن میں سے بڑی بچی شادی شدہ ہے۔ بچہ کاکول اکیڈمی میں زیر تربیت ہے۔

۱۴ نومبر بروز جمعہ آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے خود تشریف لا کر نماز جنازہ پڑھائی جس میں شیخوپورہ کے متعدد اصحاب کے علاوہ مقامی احباب بھی کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ بعدہٗ بوجہ موصی ہونے کے جنازہ مقبرہ بہشتی لے جایا گیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی جنازہ کو کندھا دینے کا شرف عطا کیا۔ مقبرہ بہشتی میں تدفین مکمل ہونے کے بعد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم چوہدری صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور مرحوم کی بیگم صاحبہ محترمہ۔ بچوں اور دیگر تمام عزیز و اقارب کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

کُل ربوہ مقابلہ حسن قرأت

۲۰ نومبر بروز جمعرات چار بجے شام جامعہ احمدیہ میں کُل ربوہ مقابلہ حسن قرأت ہوگا۔ اس مقابلہ کے لئے سورۃ مائدہ کا آخری رکوع مقرر کیا گیا ہے تلاوت زبانی کرنا ہوگی۔ اول۔ دوم سوم کے علاوہ حوصلہ افزائی کا انعام بھی ہوگا۔ احباب زیادہ سے زیادہ شامل ہوں۔

(حافظ مظفر احمد الامین للجمعیۃ العلمیۃ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ عاجز کے گھٹنے میں دو سال سے درد ہے جس میں کبھی کچھ افاقہ ہو جاتا ہے اور کبھی درد میں شدت ہو جاتی ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس بیماری سے نجات عطا فرمائے۔ (احمد علی اسلم سابق معلم وقف جدید۔ فیکٹری ایریا ربوہ)

۲۔ میرے والد محترم حاجی شیخ دوست محمد صاحب آف کوٹ مومن عرصہ سے جوڑوں کے درد اور تبخیر معدہ کے مریض چلے آرہے ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ شافی خدا ان کو شفا بخشے۔ آمین

(نصیر احمد خواجہ۔ لائل پور)

۳۔ میرے والد چار ماہ سے معدہ کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد اسلم طاہر ولد ملک محمد دین صاحب خادم محلہ دارالیمن ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد:-

"آئندہ چندہ جلسہ سالانہ لازمی ہوگا" (شوریٰ ۱۹۳۸ء)۔ ناظر بیت المال آمد ربوہ